

280577- کمپیوٹر پر بچوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے والے سافٹ ویئر فروخت کرنے کا حکم

سوال

- ہم ایسے سافٹ ویئر فروخت کرتے ہیں جن کی مدد سے بچوں کی بالغ عمری تک پہنچنے سے پہلے تک کمپیوٹر پر سرگرمیوں کی نگرانی کی جاسکتی ہے، ان میں تمام تراجمات والدین کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں تاکہ وہ بچوں کو ضرر رساں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی مواد کے مشاہدے سے بچائیں۔ تو کیا اس طرح کے سافٹ ویئر کمپیوٹر یا بچے کے موبائل میں انشال کرنے سے پہلے بچے کو بتلانا ضروری ہے یا خفیہ طور پر بھی انشال کیا جاسکتا ہے؟ لیکن جب اس سافٹ ویئر کے متعلق بچے کو علم ہو تو اسے عارضی طور پر معطل کرنا بہت آسان ہے اس طرح اس سافٹ ویئر کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہے گا، لیکن اگر خفیہ طور پر اسے انشال کیا جائے تو یہ بچوں کی جاسوسی کے زمرے میں آئے گا۔

2- تو جب اس طرح سافٹ ویئر زہم فروخت کرتے ہیں تو کیا صارف کے اسے اعلانیہ یا خفیہ طور پر استعمال کرنے کے متعلق ہماری کوئی ذمہ داری بنتی ہے؟ واضح رہے کہ سافٹ ویئر میں اسے استعمال کرنے کی تمام تر شروط لکھی ہوئی ہوں گی۔ تاہم اسے کوئی غیر مسلم بھی خرید سکتا ہے جو اسے استعمال کرنے کی شرائط پر توجہ ہی نہیں کرے گا، اور اسے کسی کے بھی خلاف خفیہ طور پر استعمال کر سکتا ہے، تو کیا ہم مسلمان اسے فروخت کنندہ ہونے کی وجہ سے غیر مسلم کے غلط استعمال کے ذمہ ہوں گے؟ اس صورت میں ہمیں اسلام کیا حکم دیتا ہے؟ اور اس کیفیت میں ہم حرام سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

بچوں، یا بڑوں یا بیوی کی نگرانی کے لیے کسی بھی ایسے سافٹ ویئر کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے جو ان کی نگرانی ان کے علم کے بغیر کرے؛ کیونکہ یہ ممنوعہ جاسوسی میں آتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِفْكٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَتُوبُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ غَفِيرٌ﴾

ترجمہ : اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو، یقیناً کچھ گمان گناہ کا کام ہیں، نہ ہی جاسوسی کرو، نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم تو اسے ناپسند کرتے ہو، اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ [الحجرات : 12]

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ؛ کیونکہ بدگمانی جھوٹی ترین بات ہے، کسی کی برائیوں کی ٹوہ میں نہ لگو، نہ ہی کسی کی خفیہ باتوں کو معلوم کرنے کی کوشش کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، اور بھائی بھائی بن کر رہو، کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کر لے یا بھجھوڑ دے) اس حدیث کو امام بخاری : (5144) اور مسلم : (2563) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے تو مسلمان ہو چکے ہو لیکن ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا! مسلمانوں کو اذیت مت دو، نہ ہی انہیں عار دلاؤ، ان کے عیب مت ٹٹولو؛ کیونکہ جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے عیب ٹٹولے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرنے لگ جائے تو اسے رسوا کر کے رکھ دیتا ہے چاہے وہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو) ترمذی : (2032) ابوداؤد : (4880)

تو یہاں طریقہ کار تو یہی ہے کہ والد اپنے بچوں کو بتلا دے کہ ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے کمپیوٹر پر پروگرام انسٹال کر دیا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ انہیں پروگرام دکھائے بھی، اسے خفیہ رکھے، یا سافٹ ویئر ہی ایسا منتخب کرے کہ بچے اسے معطل ہی نہ کر سکیں۔

تاہم ایسا سافٹ ویئر استعمال کرنا جائز ہے جو غیر اخلاقی ویب سائٹ وغیرہ کو بلاک کر دے، یہ چیز جاسوسی میں نہیں آتی، بلکہ یہ کسی بھی ضرر رساں اور نقصان دہ چیز سے روکنے کے زمرے میں آئے گا اور یہ والدین کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَتْلَيْكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْأَجَارُ عَلَيْهَا لَئِيْكَ غُلَاقٌ لِلَّذِينَ لَا يُفْضُونَ اللَّهَ بِأَمْرِهِمْ وَيُفْعَلُونَ مَا يُغْمِزُونَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ؛ اس کا ایندھن لوگ اور یہ تھرہوں گے، اس پر انتہائی سخت اور سنگ دل فرشتے ہیں جو اللہ کی حکم عدولی نہیں کرتے، بلکہ جو بھی انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کر گزرتے ہیں۔ [التحریم: 06]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (آگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس حکمران لوگوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی ذمہ دار ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ آگاہ رہو! کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔) اس حدیث کو امام بخاری: (7138) اور مسلم: (1829) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح سیدنا معقل بن یسار مرزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ رعایا کی حکمرانی عطا کرے اور اسے موت اس حالت میں آئے کہ وہ اپنی رعایا کو دھوکا دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے)

دوم :

اس پروگرام سمیت دیگر کسی بھی پروگرام کی فروختگی کہ جسے حلال یا حرام دونوں طریقوں سے استعمال کیا جانا ممکن ہو تو اس میں بنیادی طور پر اصول ہے کہ اس کی تجارت کرنا جائز ہے، تاہم اگر پتہ چل جائے یا غالب گمان یہ ہو کہ خریدار اسے حرام طریقے سے ہی استعمال کرے گا تو پھر اسے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر خریدار کی صورت حال معلوم نہ ہو، یا تردد پایا جائے کہ کیا وہ اسے حلال طریقے سے استعمال کرے گا یا حرام تو پھر بھی اسے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ اگر خریدار اسے حرام طریقے سے استعمال کرے تو پھر اس کا گناہ صرف اسی پر ہوگا۔

جیسے کہ دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (13/109) میں ہے :

"ہر وہ چیز جسے یقینی طور پر حرام طریقے سے استعمال کیا جائے، یا غالب گمان یہی ہو کہ حرام طریقے سے استعمال ہوگا تو پھر اس چیز کو بنانا، درآمد کرنا، فروخت کرنا، اور مسلمانوں میں اس کی ترویج کرنا حرام ہے۔" ختم شد

مزید کے لیے سوال نمبر: (39744) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم